عالمی رابطہ ادب اسلامی کے علمی و ادبی پروگرام ایک نظر میں

ڈاکٹر ظہور احمد اظہر

عصر حاضر کے تازہ ترین وسائل ابلاغیات الیکٹرانک اور کمپیوٹر وغیرہ- کی آمد سے ادب کے سماجی ، ثقافتی اور ابلاغی کردار میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی بلکہ یہ جدید وسائل و ذرائع خود بھی کتاب اور قلم کے محتاج ہیں۔ اسی طرح یہ حقیقت بھی اپنی جگہ مسلم اور ناقابل انکار ہے کہ انسانی ذہن بنانے اور سیرت و کردار کی تعمیر کے ضمن میں بھی ادب بڑا ہی کارگر و مؤثر وسیلہ ہے ، اشتراکی ادب ، ترقی پسند ادب اور انقلابی ادب کے دعوے اور مکاتب فکر ہمارے سامنے ہیں ، ادب کی اسی اہمیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسلامی دنیا کے درد مند ادباء ، شعراء اور اہل دانش نے " عالمی رابطہ ادب اسلامی" کے عنوان سے اپنی ایک بین الاقوامی تنظیم بنا رکھی ہے جو اسلامی ادب کے ساتھ ساتھ مسلم ادیب اور شاعر کے مسائل اپنی بساط اور وسائل کے مطابق حل کرنے میں کوشاں ہے۔

رابطہ کے بانی اور تاحیات صدر مرحوم و مغفور مولانا سید ابو الحسن علی ندوی کی وفات بلا شبہ تنظیم کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے مگر اس کے باوجود ان کا لگایا ہوا پودا پھل پھول اور پھیل رہا ہے ، مولانا کے جانشین اور رابطہ کے موجودہ صدر ڈاکٹر عبدالقدوس ابو صالح نہ صرف سعودی عرب کے استاذ الاساتذہ ہیں اور کئی ایک شہزادے اور وزراء ان سے شرف تلمذ رکھتے ہیں بلکہ وہ پوری عرب دنیا کے مانے ہوئے ادیب اور محقق بھی ہیں۔ رابطہ کی سربراہی قبول کرنے کے بعد سے وہ اس مسلم عالمی تنظیم کو مقبول بنانے ، مضبوط کرنے اور فعال کردار کے قابل بنانے میں پوری توجہ اور انہماک

کے ساتھ مصروف عمل ہیں، وہ اسی ضمن میں پاکستان کے علاوہ کئی ایک اسلامی ملکوں کا دورہ بھی کر چکے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ اسلامی دنیا کے دردمند، مخیّر اور اہل ثروت کی مدد سے عالمی رابطہ ادب اسلامی کو اس قابل بنا دیں کہ یہ اسلامی ادباء و شعراء کی خبرگیری ، ان کی نگارشات کی معقول اشاعت اور بوقت ضرورت ادباء و شعراء کی مدد و سرپرستی بھی کر سکے ۔ اس وقت ایک درجن سے زائد اسلامی ملکوں میں رابطہ کے مکاتب (Bureaus) قائم اور فعال ہیں جن میں پاکستان بھی شامل ہے اور ایک اہم اور فعال رکن ہے!

اس سال ریاض سعودی عرب میں ممالک عرب کے مکتبْ (Bureau) نے مختلف اسلامی زبانوں کے افسانوی ادب کے عربی تراجم پر انعامی مقابلہ منعقد کرایا جس کے نتیجے میں فارسی ، اردو اور ترکی زبانوں سے عربی میں ترجم کئے جانے والے ناولوں اور افسانوی مجموعوں کو انعامات دئے گئے ، چنانچہ ناول کا پہلا اور دوسرا انعام ترکی زبان کے دو ناولوں کو دیا گیا، ان میں سے ایک ترک دانشور و ادیب اور ترکی میں عالمی رابطہ ادب اسلامی کے صدر استاذ علی نار کے ناول '' شہد کی سلطنت'' ہے جس کا عربی میں ترجمہ عربی زبان کے ادیب اور مصنف کمال خواجہ نے کیا ، دوسرا ناول ڈاکٹر نور اللہ گنج ''آرزوئیں جو درد بن گئیں'' ہے۔ اس کا عربی میں ترجمہ مصری ادیب عوّنی لُطفی نے کیا ، اسی طرح تیسرا انعام '' ستارہ حریت'' کو ملا جو فارسی کا ناول ہے اور آقائی محمود حکیمی کی تصنیف ہے ، افسانوں کے دو مجموعے انعام کے مستحق قرار پائے ان میں سب سے پہلا انعام ترک افسانہ نگار بشار کمال کے مجموعہ '' عبرت اور دوسرے افسانے '' کو دیا گیا جب کہ دوسرا انعام اردو سے عربی میں ترجمہ کئے جانے والے افسانوں کے مجموعہ بعنوان'' ہارٹ اٹیک اور دوسرے افسانے'' کو دیا گیا جو معروف مصری اردو دان ڈاکٹر سمیر عبدالحمید کی کاوش ہے۔ اس مجموعے میں پاکستانی اور بھارتی ادباء کے افسانے شامل ہیں جن میں کرشن چندر اور احمد ندیم قاسمی کے نام نمایاں ہیں۔

عالمی رابطہ ادب اسلامی پاکستان کی طرف سے بچوں کے ادب کے حوالے سے عربی اور اردو میں لکھی جانے والی کتابوں پر ایک لاکھ روپیہ انعام کا اعلان کیا گیا ہے، جو

دونوں زبانوں میں برابر تقسیم ہو گا۔ پہلا انعام پچیس ہزار روپے ، دوسرا پندرہ ہزار اور تیسرا دس ہزار روپے ہو گا۔ کتابیں سال ۲۰۰۱ء کے دوران لکھی گئی ہوں اور ۳۱ دسمبر ۲۰۰۱ء سے پہلے عالمی رابطہ ادب اسلامی کے دفتر میں پہنچنا ضروری ہے۔

اس کے علاوہ پاکستان میں رابطہ کے زیر اہتمام تین سیمینار منعقد کئے جا رہے ہیں ، پہلا سیمینار ستمبر ۲۰۰۱ء میں ہو رہا ہے جس کا موضوع ہے " پاکستان کی علاقائی زبانوں کا اسلامی ادب " ، عالمی رابطہ اسلامی دنیا بھر کے مسلمانوں کی زبانوں اور ان کے آداب کو ایک قیمتی ثقافتی ، علمی و ادبی ورثہ تصور کرتا ہے اور ان کے تحفظ و ترقی کو مفید اور ضروری تصور کرتا ہے۔ حسن اتفاق سے پاکستان کی علاقائی زبانوں کے ادب کا نقطہ آغاز اسلامی ادب رہا ہے ۔ مسلم صوفیہ ، علماء ، شعراء اور ادباء نے مسلمانوں کی ان زبانوں میں تالیف و تصنیف کا آغاز کیا ، صوفیانہ شاعری اور ملفوظات ان کا عظیم سرمایہ ہے۔ پاکستان کی یہ تمام علاقائی زبانیں پنجابی ، سندھی ، پشتو، بلوچی ، براھوی ، کشمیری ، ہندکو ، شنا وغیرہ قرآنی رسم الخط میں لکھی جاتی ہیں اور ان کا بیشتر ذخیرۂ الفاظ قرآن کریم کی زبان عربی سے مستعار ہے۔ سیمینار کی دیگر تفاصیل " تعارف نامہ" کے شکل میں اہل دانش تک پہنچا دی گئی ہیں اور رابطہ کے دفتر سے طلب کی جا سکتی ہیں ، یہ سیمینار لاہور میں ہو گا۔

یہ قائد اعظم کا سال ہے ۔ اس حوالے سے رابطہ کی طرف سے ایک سیمینار آئندہ دسمبر ۲۰۰۱ء کے آخر میں سرحد کے دار الحکومت پشاور میں منعقد کیا جا رہا ہے جس کا عنوان ہے! " قائد اعظم کے اسلامی و جمہوری افکار کی روشنی میں اسلامی ادب کی تخلیق"، قائد پاکستان کو ایک مسلم فلاحی ریاست دیکھنے کے آرزو مند تھے اور یہاں وفاقی جمہوری اسلامی طرز حکومت کے علمبردار تھے ، ان حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے جو ادب اب تک سامنے آیا ہے اس کا جائزہ اور ان کی روشنی میں ادباء و شعراء کس طرح ادب کی تخلیق کریں تا کہ پاکستان قائد کی آرزو اور کوشش کا آئینہ دار ملک بن جائے ، یہی اس سیمینار کا اصلی مقصود ہے۔

اگلا سال ۲۰۰۲ء چونکہ سال اقبال ہو گا لہذا اس حوالے سے پاکستان کے شہر کراچی اور باب الاسلام سندھ کے دار الحکومت میں نومبر ۲۰۰۲ء میں سیمینار منعقد ہو گا، عنوان ہے

: " عالم اسلام اور اکیسویں صدی عیسوی فکر اقبال کی روشنی میں"، رابطہ کے پاس مالی وسائل نہیں ہیں اور اس کمی کو پورا کرنے کے لیے پاکستان کے اہل درد و اہل ثروت ہی کچھ کر سکیں گے، ہم نے بہر حال اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر اپنے کام کا آغاز کر دیا ہے اور امید ہے کہ ہم اپنے مقصد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ضرور کامیاب ہوں گے۔

☆☆☆